رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۲ | ۱۵ شہادت ۱۳۲۷ ہش | ۵ جمادی الثانی ۱۳۶۷ ھجری | ۱۵ اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۸۳

صنعتیں جاری کرنیوالے بورڈ کی تشکیل

لاہور ۱۴ اپریل - آج تیسرے پہر ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ صنعتیں جاری کرنے کے سلسلے میں پاکستان کی مرکزی حکومت اور مغربی پنجاب کی گورنمنٹ پر مشتمل ایک بورڈ مقرر کر دیا گیا ہے جس کے صدر پنجاب کے وزیر خزانہ ہوں گے - یہ بورڈ غیر مسلموں کے چھوڑے ہوئے کارخانوں کو چلانے اور بیکار مہاجرین کو کام پر لگانے کا انتظام کریگا۔

"ہم پاکستان کی حفاظت کیلئے اپنی جانیں قربان کر دینے کیلئے تیار ہیں" (قبائلی)

دہلی اور لاہور کے درمیان چلنے والی ٹرین کے اوقات

لاہور ۱۴ اپریل معلوم ہوا ہے کہ لاہور اور دہلی کے درمیان جو گاڑی چلا کرے گی وہ لاہور سے سوا تین بجے دوپہر روانہ ہوا کرے گی - دہلی سے آنیوالی گاڑی دن کے پونے دو بجے لاہور پہنچا کرے گی -

"پاکستان دلی طور پر ہندوستان سے دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے" (وزیر خزانہ)

کلکتہ ۱۴ اپریل - کل کلکتہ میں پاکستان اور انڈین یونین کے نمائندوں کی جو اہم کانفرنس شروع ہونے والی ہے اس میں شمولیت کے لئے آج پاکستان کا وفد وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد کی راہنمائی میں یہاں پہنچ گیا! مسٹر غلام محمد نے ایک بیان میں کہا - مجھے توقع ہے کہ یہ کانفرنس پاکستان اور ہندوستان کے تمام جھگڑے ختم کرنے میں کافی مدد دیگی - ہم دوستانہ طریق سے بات چیت میں حصہ لیں گے - پاکستان کی دلی خواہش ہے کہ انڈین یونین کے ساتھ اس کے سارے اختلافات ختم ہو جائیں۔

وزیر خزانہ نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا - اگر دونوں حکومتوں کے صاحب اختیار اصحاب جملہ اختلافات کو فی الحقیقت ختم کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اپنے اپنے ملک کی خامیوں پر نظر ڈالنی چاہیئے اور انہیں دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

درہ خیبر میں قبائلیوں کی طرف سے قائدِ اعظم کا پُرجوش خیر مقدم

پشاور ۱۴ اپریل - قائدِ اعظم محمد علی جناح آج خیبر کے تاریخی درہ پر تشریف لے گئے - اس موقعہ پر بڑے جوش و خروش کے مظاہرے کئے گئے - جمرود سے لیکر لنڈی کوتل تک تمام راستہ دُلہن کی طرح آراستہ کیا گیا تھا قبائلی پٹھانوں نے "اللہ اکبر" اور "قائدِ اعظم زندہ باد" کے نعروں کیساتھ آپکا استقبال کیا اور ہوا میں گولیاں چلائیں - آفریدیوں اور شنواریوں کے ایک وفد نے آپ سے ملاقات کی اور آپکو یقین دلایا کہ قبائلی دل سے پاکستان کے وفادار ہیں - وہ پاکستان کی حفاظت کیلئے جانیں تک قربان کر دینگے - اس موقع پر وفد نے ایک توپ، ایک رائفل، ایک خنجر اور زری کی چپل آپ کی خدمت میں پیش کی - قائدِ اعظم نے جرگے کے ہمراہ چائے نوش فرمائی۔

ذکا خیل میں قائدِ اعظم نے تقریر کرتے ہوئے کہا - پاکستان آپ لوگوں کی مشکلات کو دُور کرنیکی پُوری کوشش کریگا - بالخصوص کھانے پینے اور کپڑے کے متعلق آپکو جو تکلیف ہے حکومت اسے جلد سے جلد دُور کرنیکی کوشش کرے گی - قائدِ اعظم افغانستان کی سرحد پر بھی تشریف لے گئے - اور وہاں پر افغان گورنمنٹ کے سپاہیوں سے مصافحہ فرمایا - آج صبح آپ نے مہتر چترال کیساتھ ملاقات کی نیز صوبائی حکومت کے ملازمین کے ایک اجتماع میں تقریر کی مس فاطمہ جناح نے پشاور فوجی زنانہ ہسپتال کا معائنہ کیا!

ہندوستان میں آئندہ سال نئے انتخابات کی توقع

کلکتہ ۱۴ اپریل - ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ایک بیان میں یہ امید ظاہر کی ہے کہ اس سال جون کے آخر تک ہندوستان کا نیا آئین پاس ہو جائیگا اور اس کے بعد ایک سال کے اندر اندر ملک بھر میں نئے انتخابات ہو جائیں گے۔

کیا انڈین یونین اور حکومت نظام میں سمجھوتہ ہو جائیگا؟

میر لائق علی وزیر اعظم حیدر آباد کی توقعات

نئی دہلی ۱۴ اپریل - حکومت نظام کے آئینی مشیر آج تیسرے پہر حیدر آباد سے نئی دہلی پہنچے - امید ہے کہ میر لائق علی اور نواب معین نواز جنگ وزیر خارجہ بھی کل یہاں پہنچ جائیں گے اور انڈین یونین کے ساتھ گفت و شنید میں حصہ لیں گے۔

میر لائق علی نے آج ایک بیان میں یہ امید ظاہر کی کہ انڈین یونین کیساتھ بات چیت کامیاب رہے گی اور تمام متنازعہ امور کے متعلق تسلی بخش سمجھوتہ ہو جائیگا - آپ نے کہا میری دلی خواہش ہے کہ حکومت نظام اور انڈین یونین کے درمیان گہرے دوستانہ تعلقات قائم رہیں اور ذاتی طور پر مجھے پوری امید ہے کہ سمجھوتہ ہو جائیگا۔

اڑیسہ کا نیا دار الحکومت تعمیر کیا جا رہا ہے

نئی دہلی ۱۴ اپریل - کل پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے اڑیسہ کے نئے دار الحکومت بھنشور کا سنگِ بنیاد رکھا - اس موقعہ پر آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا - یہ جگہ ۲۱۷ء سے گیارہویں صدی تک صوبہ کا مرکز رہی ہے - یہ جگہ اپنے مخصوص قسم کے مندروں کیوجہ سے شہرت رکھتی ہے جو کہ قدیم ہندو آرٹ کا نمونہ ہیں۔

نئے دار الحکومت کی تعمیر پر چھ کروڑ روپیہ صرف ہوگا - امید ہے کہ پانچ سال تک یہ تکمیل ہو جائیگا۔

ریاست جودھپور میں غیر مسلم پناہگزینوں کیلئے اب کوئی جگہ نہیں

جودھپور ۱۳ اپریل ریاست جودھپور نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ سندھ سے آنے والے غیر مسلموں کے لئے ریاست کی حدود میں اب کوئی جگہ نہیں رہی - کیونکہ ریاست میں پہلے ہی خوراک اور پانی کی سخت قلت ہے - اس لئے مزید پناہگزینوں کو آباد کرنے کا قطعاً کوئی انتظام نہیں ہو سکتا۔

سٹیٹ بنک آف پاکستان کا لیگل ایڈوائزر

کراچی ۱۴ اپریل معلوم ہوا ہے کہ نواب قادر الدین احمد کو سٹیٹ بنک آف پاکستان کا لیگل ایڈوائزر مقرر کیا جا رہا ہے - نواب صاحب موصوف صوبہ دہلی کی مسلم لیگ کے پریذیڈنٹ رہ چکے ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مجلس علم و عرفان

پشاور ۴ اپریل ۴۸ء: ظہر کی نماز حضور نے قصر کر کے پڑھائی اور چار نفل ادا کئے۔ پھر پشاور اور نوشہرہ کے چند دوستوں سے گفتگو فرماتے رہے عصر کی نماز بھی حضور نے پڑھائی اور ایک گھنٹہ تک مجلس میں رونق افروز ہو کر گفتگو فرماتے رہے۔ نماز مغرب کے بعد بھی حضور نے دو نفل ادا کئے۔ اور پھر ایک تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش خدمت ہے

(مرتبہ عبد الحمید آصف)

حضور کی ایک رویا

فرمایا۔ میں پشاور اکتالیس سال کے بعد آیا ہوں پہلی دفعہ ۱۹۰۶ء میں آیا تھا۔ دس بارہ سال ہوئے میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ میں پشاور آیا ہوں اور گاڑی شہر کی گلی میں سے گذر رہی ہے۔ چنانچہ اب کی دفعہ جب میں یہاں آیا اور گاڑی سٹیشن پر آکر رکی۔ تو میں نے دیکھا کہ گاڑی کے دونوں طرف آبادی ہے۔ گویا وہ خواب پوری ہو گئی۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ تمام انبیاء اور انکی جماعتیں ایک سے حالات میں سے گذرتی ہیں۔ دنیا ان کو پاگل کہتی ہے۔ کام کے لحاظ سے بھی اور باتوں کے لحاظ سے بھی مومن پاگل نہیں ہوتا۔ لیکن دنیا ہمیشہ اسے پاگل کہتی آئی ہے انبیاء کی جماعتوں کے اندر ایک جنون ہوتا ہے اور اس جنون کے طفیل وہ دنیا پر چھا جاتی ہے۔ دنیا کہتی ہے۔ ہم تمہاری باتیں نہیں سنتے۔ مگر وہ پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ صداقت کو قبول کروانا اور دلوں میں ایمان پیدا کرنا ایک بہت بڑی قربانی چاہتا ہے۔ جو بغیر جنون کے نہیں ہو سکتی اس لئے تم اپنے اندر ایک مجنونانہ کیفیت پیدا کرو اور یہ یاد رکھو کہ **بغیر تبلیغ کے اسلام کامیاب** نہیں ہو سکتا۔ تم اس حربہ کو استعمال کر کے کامیاب ہو سکتے ہو جو اس زمانے کے مامور کو خدا کی طرف سے دیا گیا ہے اور وہ تبلیغ ہے۔ اس وقت دنیا کے فلاسفروں کی باتیں اسلام کو ترقی نہیں دلا سکتیں زمین اور آسمان اپنی جگہ سے ٹل سکتے ہیں مگر یہ بات نہیں ٹل سکتی کہ اس زمانہ کے مامور کے بغیر مسلمان دنیا میں ترقی کر سکیں۔ اور جو شخص اس بات پر ایمان لا کر اس کے مطابق عمل نہیں کرتا وہ اپنا بھی دشمن ہے اور اپنے بال بچوں کا بھی دشمن ہے۔

بعد نماز عشاء

عشاء کی نماز کے بعد ایک احمدی دوست نے حضور کی خدمت میں سوال کیا۔ کہ لوگ کہتے ہیں اصل پردہ دل کا ہوتا ہے برقعہ وغیرہ کی کیا ضرورت ہے حضور نے فرمایا۔ اگر عمل صرف دل کے خیالات کا ہی کافی ہوتا۔ تو سارے کام دل میں ہی کر لئے جاتے سوالی حضرات کوئی چیز نہیں۔ مثلاً ماں ہے ماں کے دل میں بچہ کی محبت ہوتی ہے۔ اب کئی کتابیں اس غرض کے لئے لکھی گئی ہیں۔ ماں کو بچہ کی اس اس رنگ میں تربیت کرنی چاہیئے۔ محبت ایک جذبہ ہے اور اس کے مطابق بچہ کی تربیت کرنا ایک عمل ہے کہتے ہیں یہی سوال ایک شخص نے ایک دفعہ کیا۔ کہ پردہ دل کا ہوتا ہے۔ میں نے اس سے جواباً پوچھا۔ کہ آپ نے اپنی بیوی سے پیار بھی کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں کیا ہے میں نے کہا۔ تم اپنی بیوی سے پیار اپنے دل میں ہی کیوں نہیں کر لیتے۔

حضور نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ یہ جو آج کل کہا جا رہا ہے۔ کہ عورتیں بے پردہ ہو کر ملک کی تعمیر میں حصہ لیں۔ یہ صرف نفس پرستی، فہوانی خیالات اور مغربی تہذیب کا اثر ہے۔ قرون اولیٰ کی مسلمان عورتیں باوجود پردہ کے فنون جنگ سیکھتی رہیں۔ جنگوں میں حصہ لیتی رہیں۔ قرآن مجید میں درس دیتی رہیں تو پھر اب پردہ کے ساتھ یہ کام کیوں نہیں ہو سکتے۔

فرمایا پردہ کے مخالفین سے اس نقطہ کو سامنے رکھ کر بات کرنی چاہیئے۔ کہ جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں تو پھر آپ کے صحابہؓ کے تعامل کو دیکھیں۔ اگر آپؐ کے وقت پردہ موجود تھا اور یقیناً تھا تو پھر اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ اگر ایک بچے کو خوش کرنے کے لئے اس کی بات کئی دفعہ مان لی جاتی ہے تو رسول کریمؐ ہمارے آقا اور مطاع ہیں۔ ان کی بات کیوں نہ مانی جائے۔ اور کیوں پردہ کو رائج نہ کیا جائے۔

حضور نے مزید فرمایا۔ عورتوں کو فنون حرب سے واقف کرنا نہایت ضروری ہے۔ مگر عورت اسی وقت جنگ میں آسکتی ہے۔ جب مرد لڑتے لڑتے ختم ہو جائیں۔ اس وقت عورت کو میدان میں نکل کر بہادری کے جوہر دکھانے چاہئیں۔ اور پھر مصیبت پڑنے پر عصمت کی حفاظت بھی وہ عورت اچھی طرح کر سکتی ہے جو فنون حرب سے واقف ہو گی۔

اس کے بعد حضور نے جو لوگ عورتوں کو چار دیواری میں بند رکھتے ہیں۔ اور آدمیوں کے سوا باہر نکلنے نہیں دیتے۔ ان کی مذمت کی۔ فرمایا۔ یہ طریق اسلام کے خلاف ہے۔

دنیا کو اسلام کی ضرورت ہے

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب واقف زندگی زیورک سوئٹزرلینڈ)

ہمارا دین اسلام اس قدر مکمل ہے کہ ہر وہ شخص جو اسکی تعلیم پر دیانتداری سے نگاہ دوڑائے گا۔ ضرور حیرت میں پڑ کر یہ سوال کریگا کہ کیا اس سے زیادہ جامع راہنمائی کی بھی انسانیت کو ضرورت ہے۔ جہاں ایک طرف اہم سے اہم امور میں ہماری راہنمائی اسلام کرتا ہے۔ وہاں وہ بعض چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی ہمیں سیدھا راستہ دکھا کر ہماری گردنیں مالک ارض و سما کے سامنے شکریہ میں جھکا دیتا ہے۔ اور دل سے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے درود جاری ہوتا ہے۔ اس کی ایک ادنیٰ سی مثال پیش کی جاتی ہے۔ جو خواہ کتنی ہی چھوٹی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن تاہم ہمارے دعویٰ کو ثابت کرتی ہے کہ اسلام ایک کامل مذہب ہے۔

دودھ یا پینے کی کسی اور شئے میں اگر مکھی گر جائے۔ تو کیا کیا جائے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مکھی کے ایک پر میں زہر اور دوسرے میں تریاق ہوتا ہے۔ پس ایسی صورت میں چاہیئے کہ مکھی کو باہر نکالنے سے پہلے اسے دودھ وغیرہ میں ایک بار ڈبو دیا جائے۔ تب اس پینے کی چیز کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اب یہ ایک طبی نکتہ ہے۔ جو ساڑھے تیرہ سو برس قبل سمجھا گیا۔ آج اس کی صداقت کے ثبوت کا ایک موقعہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ انگلستان میں ایک کمپنی اور اس کی برانچ کے خلاف یہ مقدمہ خارج ہو جاتا ہے کہ ان کی دوکان میں پینے کے ایک میٹھے رس میں مکھی نکلی جو صحت کے لئے مضر ہے۔ مجسٹریٹوں نے یہ فیصلہ دیا کہ پینے کی چیزوں میں مکھی انہیں ناقابل استعمال نہیں بنا دیتی۔ پوری خبر یہ ہے:۔

'بے ضرر'
شرب میں مکھیاں

کل ایکٹن کے مجسٹریٹوں کی عدالت میں یہ امر کامیابی کے ساتھ واضح ہو گیا۔ کہ پینے کی چیزوں میں مکھیاں انہیں ضروری طور پر ناقابلِ استعمال نہیں بنا دیتیں برفرڈز سٹورز اور ان کی ایک برانچ کے مینجر مسٹر ایف۔ ایس بروکر کے خلاف یہ سمن خارج کر دیئے گئے۔ کہ وہ ایک ایسا رس فروخت کرتے تھے۔ جو انسانی استعمال کیلئے مضر تھا۔ (ڈیلی میل ۱۱ر مارچ)

جس بات کو اسلام نے صدیوں قبل بیان کیا۔ موجودہ زمانہ کے لوگ اُسے آج پا رہے ہیں۔ لیکن نامکمل صورت میں۔

قانون قدرت

(از جناب بشیر آزری صاحب۔ واقف زندگی)

کب تلک رات کے اندھیروں کے گھرے سائے — اپنے اجداد کے افسانوں کو دہرائیں گے
شب کی ظلمات کے فرزند کہاں تک آخر — زہر آلود اشارات کی شہ پائیں گے
تابہ کے ظلمت امروز کے اندھے طوفان — موجۂ نور سے بپھرے ہوئے ٹکرائیں گے
اپنے منحوس گھروندوں کو سمیٹتا ہے انہیں — اب نہیں۔ اور کوئی دم میں سمٹ جائیں گے
شب کی تاریکی سحر روک نہیں سکتی ہے — مہر تاباں کا سفر روک نہیں سکتی ہے

فتح ظلمت کے مقدر میں نہیں ہو سکتی

بحر ظلمات سے قدرت کا اشارہ پا کر — آخرش مہر درخشندہ اُبھر آئے گا
اس گھڑی ظلمت کا ہو اندھیرا — بقعۂ نور کی صورت میں نکھر جائیگا
ہم کبھی ڈوب نہیں سکتے ہیں — جب مشیت نے ابھارا ہے ہمیں
کیا لگاڑے سے بگڑ سکتا ہے — جب مشیت نے سنوارا ہے ہمیں

"فتح ظلمت کے مقدر میں نہیں ہو سکتی"

ایک واقف زندگی کے رخصتانہ کی تقریب

قابل تقلید مثال

چوہدری علی محمد صاحب واقف زندگی گنزی ڈیکڑی کا رخصتانہ ۵ر اپریل کو ہوا ہے۔ رخصتانے آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ مگر قابل ذکر یہ امر ہے۔ کہ رسوم و رواج کی قیود سے آزاد ہو کر دنیا اور دنیا داروں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے احمدی والدین نے اپنے جگر کے ٹکڑے کو دولہا کے ساتھ جو "اکلوتا براتی" تھا حکم خدا و رسول کے ماتحت الوداع کیا۔ اگرچہ ان کا اصرار تھا۔ کہ وہ اپنی بیٹی کے لئے سامان تیار کر رہے ہیں۔ اور تیاری کے بعد باقاعدہ طور پر رخصتانہ کیا جائے گا۔

مگر چوہدری صاحب کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے اپنی خواہشات اور ارادوں کو قربان کر دیا۔ کیونکہ انہوں نے سمجھ لیا تھا۔ کہ لڑکی ان کی ہے۔ وہ ہر وقت اُسے جو کچھ دینا چاہیں دے سکتے ہیں۔ نمود و نمائش کی اخلاص اور قربانی کے سامنے کوئی وقعت نہیں۔

خاکسار محمد شریف خالد واقف زندگی

روزنامہ الفضل لاہور
۱۵ اپریل ۱۹۴۸ء

غلط اور مسخ شدہ خبریں

جنیوا میں اقوام متحدہ کی آزادیٔ اطلاعات کی کانفرنس میں غلط پروپیگنڈا اور خبروں کے مسخ کے خلاف سخت اظہار ناپسندیدگی کی قرارداد باتفاق رائے تحسین کے نعروں کے ساتھ منظور کرلی گئی ہے۔ قرارداد میں ظاہر کیا گیا ہے کہ دنیا کے لوگوں کو سخت گمراہ کیا جاتا رہا ہے۔ اور غلط رپورٹوں کا ترجمہ اور مسخ شدہ واقعات کو دیدہ و دانستہ شرانگیز طور سے پیش کرنے کی وجہ سے لوگوں کے باہمی اعتماد کو سخت نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اس قرارداد میں تمام ایسے پروپیگنڈہ کی مذمت کی گئی ہے۔ جس سے قیام امن کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔ اور تمام دنیا کے اخبار نویسوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ امن اور باہمی اعتماد کے قیام کے لئے کوشش کریں۔

جھوٹی اور شرانگیز خبروں سے جو نقصان دنیا کی اقوام کو اب تک پہنچا ہے۔ اور پہنچ رہا ہے اس میں کسی طرح کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ گذشتہ جنگ میں جس بے دردی سے پروپیگنڈا کے ذرائع کا استعمال کیا گیا۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اس لئے جتنی بھی اس فعل شنیع کی مذمت کی جائے تھوڑی ہے۔ دراصل دنیا میں جتنے فسادات برپا ہوتے ہیں۔ ان کی سب سے بڑی وجہ غلط افواہیں ہی ہوتی ہیں۔ اگر ان غلط افواہوں کو روکنے کی کوئی مؤثر سبیل نکل آئے۔ تو یقیناً دنیا مصیبتوں کی ایک بہت بڑی یلغار سے محفوظ رہ سکتی ہے۔

عوام کی ذہنیت تو قدرتاً ایسی ہوتی ہے۔ کہ ذرا سی کوئی خبر ان میں راہ پا جائے۔ تو بات کا بتنگڑ بن جانا کچھ مشکل نہیں ہوتا۔ خبر جو حقیقت میں بے ضرر ہوتی ہے۔ یا ایسی ہوتی ہے۔ کہ اگر اس پر صحیح طور سے غور کیا جائے۔ تو کچھ بھی وقعت نہیں رکھتی۔ دہن بدہن زباں بہ زباں منتقل ہوتے ہوتے نہایت خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے۔ یہ تو ایسی خبروں کے متعلق ہے۔ جو بغیر کسی بدنیت کوشش کے عوام میں پھیل جاتی ہیں۔ لیکن جب مختلف اقوام کی حکومتیں عمداً ایسی خبروں کے منتشر کرنے کا اہتمام کرتی ہیں۔ اور نہایت سوچ سمجھ کر غلط خبروں کی اشاعت کرتی ہیں۔ تو نتیجہ اور بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

قرارداد مذکورہ بالا میں اخبار نویسوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ ایسی خبروں کی اشاعت میں احتیاط سے کام لیں۔ اور دنیا میں قیام امن کے لئے کوشش کریں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ براہ راست یہ اپیل اخبار نویسوں کو ہی کی جانی چاہیئے۔ لیکن ہمارے خیال میں تو بعض عاقبت نا اندیش اخبارات عمداً غلط اور مسخ شدہ خبروں کی اشاعت کرتے ہیں۔ مگر بہت حد تک کسی ملک کے اخبارات اس ملک کی حکومتی پالیسی کے زیر اثر اس جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ بے شک بڑی حد تک خبروں کی نشر و اشاعت کا کام اخبارات کے متعلق ہے لیکن حقیقت میں اس تمام برائی کی ذمہ دار اس ملک کی حکومت ہوتی ہے۔ اس کا ثبوت ان غلط خبروں سے ملتا ہے۔ جو ریڈیو وغیرہ سے نشر کی جاتی ہیں۔ جو براہ راست حکومت کا براہ راست قبضہ ہوتا ہے۔

افسوس ہے کہ حکومتوں کے صاحبان اقتدار اپنے ملک کے مخصوص مفروضہ دنیاوی فائدہ کے لئے ایسی جھوٹی خبریں نشر کرنے سے پرہیز نہیں کرتے۔ جو دنیا کو آخر کار تباہی کی آغوش میں لے جاتی ہیں۔

ہم کو نہایت رنج کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہماری ہمسایہ حکومت بھی اس سلسلہ میں بڑی بے احتیاطی سے کام لے رہی ہے۔ اور ریڈیو کا محاسبہ اس خوم و احتیاط سے نہیں کر رہی۔ جس کی اس سے امید ہو سکتی تھی۔ اس کی تازہ ترین مثال وہ غلط خبر ہے۔ جو مسٹر رضوی کی تقریر جہاد کے متعلق نشر ہونے دی گئی ہے۔ زیادہ افسوس یہ ہے کہ پنڈت نہرو ہی نہیں۔ بلکہ مولانا آزاد نے بھی اس غلط خبر کو اپنی تقریروں کا موضوع بنالیا ہے۔ حالانکہ مسٹر رضوی نے اس کی غیر مبہم تردید شائع نہیں کی۔ بلکہ اس کی معقول وجہ بھی بیان کردی ہے کہ خبر کے مبینہ وقت سے ایک ہفتہ بعد اس کی اشاعت کی گئی ہے۔ پھر بھی اس خبر سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش بند نہیں کی گئی۔

ریاست حیدر آباد جس طرح انڈین یونین کے علاقہ سے چاروں طرف گھری ہوئی ہے۔ خود اس غلط پروپیگنڈا کی روشن تردید ہے۔ یہ نہیں سکتا۔ کہ مسٹر رضوی جیسا ذمہ دار شخص ایسی بودی اور عاقبت نا اندیشانہ تقریر کرکے ہندو یونین کو خواہ مخواہ ریاست کا دشمن بنالیتا۔ خاص کر جبکہ دونوں حکومتوں کے تعلقات پہلے ہی نہایت تلخ ہو رہے ہیں۔ اسی طرح بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ جس سے ہندیونین کی بے احتیاطی روز روشن کی طرح ظاہر ہو سکتی ہے۔ لیکن ہم اس مضمون کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتے۔ اور صرف امید کرتے ہیں۔ کہ ایسی خبریں جو فرقہ وارانہ خلیج کو وسیع کرنے والی ہوں۔ ان کو جہاں تک ہو سکے دبانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ چہ جائیکہ خود غلط خبریں پھیلائی جائیں۔ اس وقت پاکستان اور ہند دونوں کو جس بات کی سخت ضرورت ہے۔ وہ امن ہے۔ اور امن کا قیام اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ہم ایسی خبروں کی نشر و اشاعت کی حکومتی سطح پر روک تھام کریں۔ جو غلط فہمیاں پیدا کرنے والی ہوں۔

لسانی مسئلہ

مغربی اثرات کے ماتحت خاص کر اس لئے کہ اردو کی ہندوستان سے بنیاد اکھاڑ دی جائے۔ کانگرس نے لسانی اور صوبائی سوال کو اپنی جدوجہد آزادی کے زمانہ میں بہت فروغ دیا تھا۔ یہ اسی کوشش کا نتیجہ تھا۔ کہ پنجاب میں پنجابی بنگال میں بنگالی اور سرحد میں پشتو کے مطالبات کردیئے گئے۔ اس سے کانگرسی زعماء کی یہی غرض تھی کہ مختلف صوبوں میں اپنی مادری زبان کا سوال پیدا کردینے سے اردو زبان کو جو آہستہ آہستہ ہندوستان میں لنگوا فرینکا کا درجہ حاصل کر رہی تھی ناقابل تلافی نقصان پہنچادیا جائے اور اس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کی رو کو روک دیا جائے۔ اور جب یہ زبان تمام ملک میں کمزور پڑ جائے۔ تو پھر یکدم اس کو نکال دیا جائے۔ دوسری طرف سیاسی نقطۂ نظر سے کانگرس اکھنڈ ہندوستان کا دعا کرتی تھی۔ اس کے جواز کے لئے اس نے جمہوریت کے اصولوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ لیکن ان دونوں اصولوں کا تضاد اتنا واضح تھا۔ کہ کانگرس اپنی اصل غرض کے مدنظر اس تضاد کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دونو کی مضحکہ خیز حد تک تائید کرتی چلی گئی۔

ظاہر ہے کہ ملک کی وحدت کے قیام کے لئے زبان کی وحدت بھی ایک بڑا مؤثر عنصر ہے۔ ایک وطن ایک زبان ایک مذہب ایک نسل وغیرہ ایسے اجزا ہیں۔ جو ملکوں کی وحدت کے تحفظ میں نہایت ضروری سمجھے گئے ہیں۔ لیکن کانگرس نے لسانی اور صوبائی تفریق کی حمایت کے ساتھ ساتھ ملک کی وحدت کا بھی بالکل متضاد اصول اختیار کرلیا جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اب جب ہندوستان کو آزادی حاصل ہو گئی ہے۔ اور دو مستقل ملک ہند اور پاکستان معرض وجود میں آگئے ہیں۔ تو دونوں کے لئے لسانی اور صوبائی سوال کی الجھنیں رونما ہو گئی ہیں۔

ہند اور پاکستان دونوں کو اب ایک ہی طرح کی مشکلات درپیش ہیں۔ خاص کر لسانی مسئلہ تو بڑا اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ اور دونوں حکومتیں اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اپنے اپنے علاقوں میں اقدام لینے پر مجبور ہو گئی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر پاکستان اور ہند بروقت اس رخنہ کو بند کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے تو بہت جلد دونوں ملک چھوٹے چھوٹے لسانی ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ پاکستان میں اردو اور بنگالی کے جھگڑے کا شاخسانہ اس لحاظ سے سخت خطرناک ہے۔ سوا ان لوگوں کے جو پاکستان کی وحدت کے دشمن ہیں کوئی بھی اس جھگڑے کو طول دینے پر رضامند نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر آج اردو بنگالی کا جھگڑا ہے تو کل اردو پنجابی۔ اردو سندھی اور اردو پشتو کا سوال بھی پیدا کیا جاسکتا ہے۔ پٹھانستان کی تلوار ابھی تک پاکستان کے سر پر لٹکی چلی آتی ہے۔ یقیناً اس کے ساتھ لسانی مسئلہ بھی چمٹا ہوا ہے۔ اس مسئلہ کے حل کا بہترین طریقہ جواب تک ذہن میں آیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ صوبائی اختیارات کو محدود سے محدود کرکے مرکز کے زیادہ سے زیادہ اثرات کے لئے راہ تیار کی جائے۔ اور پاکستان میں اردو کو متحدہ زبان تسلیم کرلیا جائے۔

ہند کو بھی اپنی وحدت قائم رکھنے کے لئے لسانی مسئلہ کو حل کرنا ہی پڑے گا۔ اس ملک میں تو یہ مسئلہ اور بھی پیچیدہ ہے۔ کیونکہ وہاں لسانی رقبے پاکستان کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں ہیں۔ ہمارے خیال میں اس کے لئے بھی ایک ہی راہ ہے۔ کہ کوئی ایسی زبان وہاں ترویج پائے۔ جو مختلف رقبوں میں یکساں مقبولیت حاصل کرسکتی ہو۔ اور ایسی زبان وہی ہوسکتی ہے۔ جو اردو سے ملتی جلتی ہو۔

ہند اور پاکستان کے تعلقات

ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کی ایک کانفرنس کلکتہ میں ہونے والی ہے۔ جس میں کسٹم اور اقلیتوں کے نقل وطن سے تعلق رکھنے والے امور کے متعلق غور و خوض کیا جائے گا۔

ہمیں امید ہے کہ ارباب حل و عقد اس معاملہ میں کوئی ایسے اصول دریافت کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ جس سے دونوں نو آبادیوں کے درمیان کم سے کم خلش باقی رہ جائے۔ بے شک ہند اور پاکستان اب دو جدا جدا مستقل ملک بن گئے ہیں۔ لیکن اس حقیقت کے باوجود دونوں ملکوں کے تعلقات ایسے ہونے چاہئیں کہ عوام کو باہمی میل جول اور تجارت وغیرہ کے معاملات میں زیادہ سے زیادہ سہولتیں میسر ہوں۔ دونوں نو آبادیوں کی آئندہ بہبودی کا دارومدار بہت کچھ اس امر پر منحصر ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ حریف مقابل بن کر رہیں۔ ان کو ایک دوسرے کا ہمدرد حلیف بننا چاہیئے۔ جو کچھ پیچھے ہوا ہے وہ نہایت برا ہوا ہے۔ اور کسی قوم کے لئے باعث فخر نہیں ہے ہمیں اس سے عبرت اور تجربہ حاصل کرنا چاہیئے اور فوراً اہم ملکی ایسے پائیدار سمجھوتے کر لینے چاہئیں۔ کہ مستقبل میں ان بھیانک واقعات کے دوبارہ رونما ہونے کا احتمال قطعاً باقی نہ رہے۔

مساجد میں جاکر باجماعت نمازیں ادا کرنے کی تاکید حکم

از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس

۹ اپریل بروز جمعہ میں نے خطبہ جمعہ میں اس طرف توجہ دلائی تھی کہ حقیقی نماز وہی ہوتی ہے جو مسجد میں جاکر باجماعت ادا کی جائے۔ اور اس بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بھی بیان کئے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو نہایت درجہ رحیم و کریم انسان تھے۔ جو اپنے جانی دشمنوں اور خون کے پیاسوں کو بھی معاف فرمادیا کرتے تھے۔ ایسے لوگوں کے متعلق جو مسجد میں جاکر باجماعت نماز ادا نہیں کرتے۔ فرماتے ہیں والذی نفسی بیدہ لقد هممت ان آمر بحطب لیحطب ثم آمر بالصلوٰة فلیؤذن لها ثم آمر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال فاحرق علیهم بیوتهم (بخاری) اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ کہ بعض وقت میں نے یہ ارادہ کیا۔ کہ میں ایندھن اکٹھا کرنے کا حکم دوں۔ پھر کہوں کہ نماز کے لئے اذان دی جائے۔ پھر ایک کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ اور پھر میں ایسے لوگوں کے گھروں میں جاؤں۔ جو مسجد میں حاضر نہیں ہوتے۔ اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ اور وہ گھروں کے اندر ہوں۔

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ نمازوں کا مسجد میں باجماعت ادا کرنا از حد ضروری ہے۔ اور بغیر عذر کے مسجد میں نماز کے لئے حاضر نہ ہونا ایک بھاری غلطی ہے۔ جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کو دیکھتے ہیں تو اس حکم کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ آپ مرض الموت سے بیمار تھے بیماری سخت تھی۔ لیکن آپ کو مرض سے قدرے تخفیف محسوس ہوئی تو آپ دو صحابہ کے سہارے سے مسجد میں تشریف لائے ورجلاہ تخطان فی الارض (بخاری ومسلم) اور آپ کے پاؤں زمین پر خط بنائے جا رہے تھے اور آپ نے باجماعت نماز ادا کی۔ آپ کا یہ فعل بھی مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ منافقوں کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اثقل الصلوٰة علی المنافقین العشاء وصلوٰة الفجر ولو یعلمون ما فیهما لاتوهما ولو حبوا علی الرکب۔ یعنی عشاء اور فجر کی نماز منافقوں پر بہت بوجھل ہے اور اگر وہ اس ثواب کی مقدار کو جانیں جو ان دونوں نمازوں کے مسجد میں باجماعت ادا کرنے میں ہے۔ تو وہ ان کے ادا کرنے کے لئے ضرور آئیں۔ خواہ انہیں گھٹنوں کے بل ہی آنا پڑے۔ دیتے ہیں۔ نے تفصیل سے اس امر کا ذکر بھی کیا تھا کہ حقیقت میں نماز باجماعت ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ حقیقی مسلمان اور منافق و کافر میں تمیز ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رض فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ من سمع المنادی فلم یمنعه من اتباعه عذر لا تقبل منه الصلوٰة التی صلی قیل ما العذر قال خوف او مرض۔ یعنی جس نے مؤذن کی آواز سنی اور اس پر عمل کرنے میں اسے کوئی عذر مانع نہ ہو۔ تو وہ جو نماز اکیلے پڑھیگا۔ وہ قبول نہیں ہوگی۔ جب دریافت کیا گیا کہ عذر سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا خوف کی حالت ہو یا بیماری ہو۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی یقیمون الصلوٰة کی تفسیر میں فرماتے ہیں ویقیمو الصلوٰة ہم نے تمہیں صرف اتنا حکم نہیں دیا۔ کہ تم نمازیں پڑھو۔ بلکہ ہمارا حکم یہ ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ ملکر نمازیں پڑھو اور اپنی ہی حالت کو درست نہ کرو۔ بلکہ ساری قوم کو سہارا دے کر اس کی روحانیت کو بلند کرو۔ اور قوم سے دور نہ بھاگو بلکہ اس کے ساتھ رہو۔ ہوشیار چوکیدار کی طرح اس کے اخلاق اور اس کی روحانیت کا پہرہ دو۔"

(الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۴۸ء)

پھر فرماتے ہیں "قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے۔ سوائے اس کے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو۔ پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمانوں کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت ترک کرتا ہے۔ خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی" (الفضل ۸ فروری ۱۹۴۸ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے یہ ارشادات بالکل وہی ہیں جو اوپر کی احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔ پس جب جماعت ایک انتظام کے ماتحت کسی محلہ میں ایک جگہ نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے مقرر کر لیتی ہے۔ تو اس وقت اس محلہ کے رہنے والوں کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ اس جگہ جاکر نمازیں ادا کریں۔ کیونکہ وہ جگہ مسجد کے حکم میں ہو جاتی ہے۔ اس لئے تمام محلہ والوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے محلہ میں ایک جگہ مقرر کرلیں۔ جہاں وہ سب اکٹھے ہو کر نماز ادا کیا کریں جب ہر محلہ والے ایک جگہ اکٹھے ہوا کریں گے۔ تو اس سے کارکنوں کے لئے مرکز کے احکام کی تعمیل کرانے میں بھی آسانی ہوگی۔ اور جماعت کے افراد میں اجتماعی روح ترقی پذیر ہوگی۔ گھر میں نماز باجماعت کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ تو گھر گھر میں باجماعت نمازیں ہونی شروع ہو جائیں گی۔ اور مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کی جو غرض ہے۔ وہ فوت ہو جائے گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایک محلہ کے رہنے والے دوست اس مقررہ جگہ پر نمازوں کی ادائیگی کے لئے حاضر ہوں۔ جو اس محلہ میں اس غرض کے لئے انتخاب کی گئی ہے۔

ہمارے محلہ کرشن نگر میں اللہ تعالے کے فضل سے اچھا اثر ہوا ہے۔ پہلے چھ سات دوست جمع ہوتے تھے۔ لیکن اب پچیس تیس کے قریب ہوتے ہیں خطبہ کے بعد ایک دوست کے سوال پر مسجد میں آنے اور باجماعت نماز ادا کرنے کی اہمیت بتاتے ہوئے میں نے یہ حدیث بھی سنائی جو صحیح مسلم میں آئی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اندھا شخص آیا اور اس نے کہا اے رسول اللہ لیس لی قائد یقودنی الی المسجد کہ میرے پاس کوئی ایسا شخص نہیں ہے۔ جو مجھے مسجد تک لے جایا کرے کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کروں۔ تو آپ نے اسے اجازت دے دی۔ جب وہ واپس جانے لگا۔ تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا۔ هل تسمع النداء بالصلوٰة کیا آپ کو نماز کے لئے اذان سنائی دیتی ہے۔ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ (قال فاجب) تو آپ نے فرمایا۔ تب تمہیں اس نداء پر لبیک کہتے ہوئے مسجد میں آنا چاہیئے۔ پس اس روایت میں بھی مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کی تاکید ہے۔ خصوصاً ان لوگوں کے لئے جنہیں اذان کی آواز پہنچ سکتی ہے۔ اور جہاں تک میرا حافظہ کام کرتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے بھی ایک خطبہ جمعہ میں نماز باجماعت ادا کرنے کی تاکید فرماتے ہوئے یہی یا اس کے مشابہ روایت بیان فرمائی تھی۔ اس روایت کے متعلق یہ کہنا درست نہیں کہ یہ آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها کے خلاف ہے۔ بعض کام ہوتے ہیں جو انسان آسانی سے کر لیتا ہے اور بعض کام تکلیف اٹھا کر کئے جاتے ہیں وہ اندھا صحابی مسجد میں تو آسکتا تھا گو اسے تکلیف اٹھانا پڑتی تھی۔ اس لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہیں اذان کی آواز سنائی دیتی ہے تو تمہیں مسجد میں آنا چاہیئے گو تکلیف سے ہی آنا پڑے یہ حکم آیت کے ہرگز مخالف نہیں کیونکہ آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها میں یہ بتایا گیا ہے کہ خدا کسی انسان کو ایسی بات کا حکم نہیں دیتا۔ یا اسے مکلف نہیں ٹھہراتا۔ جو ان کی قوت و طاقت سے بالا ہو۔ اور وہ اسے کسی حالت میں بجا نہ لا سکتا ہو۔ اللہ تعالے ہم سب کو صراط مستقیم پر قائم رکھتے ہوئے ہر بات میں افراط و تفریط کے ارتکاب سے بچائے۔ آمین

تحریک جدید کے بقایادار احباب توجہ فرمادیں

وہ احباب جن کے ذمہ تحریک جدید کے تیرھویں سال یا دفتر دوم کے سال سوم کا چندہ قابل ادا ہے۔ انہیں اپنے بقایا کے ادا کرنے کی اس لئے کوشش کرنی چاہیئے کہ تحریک جدید کے وہ مبلغ جو غیر ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ان کے اخراجات کا ادا کرنا تحریک جدید کے ذمہ ہے۔ اور یہ اس کا انحصار مخلصین جماعت کے وعدوں کی ادائیگی پر ہے۔ پس احباب بقایا اور اپنے وعدے جلد سے جلد ادا فرمادیں۔

دفتر وکیل المال احباب کو ان کے وعدوں کی رقم کی اطلاع دے رہا ہے۔ تا احباب کو مزید توجہ ہو۔

(وکیل المال تحریک جدید)

لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام لڑکیوں کی دینی تعلیم

لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام لاہور کی لڑکیوں کی دینی تعلیم کی کمی شدت سے محسوس کرتے ہوئے ایک کلاس جس میں قرآن مجید۔ حدیث شریف۔ عربی۔ کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ تاریخ اسلام۔ عام معلومات فسٹ ایڈ وغیرہ کھولی گئی ہے۔ اس زریں موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے فوراً فائدہ اٹھائیں۔

نوٹ:۔ اس کلاس میں داخل ہونے کے لئے قرآن مجید ناظرہ۔ اردو۔ لکھنا پڑھنا آنا ضروری ہے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

اعلان

:۔ سابق حوالدار کوارٹر ماسٹر محمد عبداللہ صاحب احمدی ضلع جالندھر نمبر ایک ۴۲/۲ کمپنی والے کو ایمپلائمنٹ ایکسچینج لاہور کے ذریعہ آرڈیننس ڈپو رکمپنی باغبانپورہ میں ایک ملازمت مل سکتی ہے لہذا محمد عبداللہ صاحب جہاں کہیں بھی ہوں فوری طور پر ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں حاضر ہو جائیں۔

(ناظر امور عامہ)

اسلام نے آزادانہ دولت کمانا ہر ایک کا حق قرار دیا ہے
اور
تقسیم مال کا بہترین نظام مقرر فرمایا ہے

از مکرم جناب ایم مبارک احمد خان امین آبادی

روزنامہ امروز مجریہ ۱۰ اپریل میں ایک صاحب کا مختصر سا نوٹ ”سرمایہ داری“ کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ لکھتے ہیں اسلام نے دولت کو فتنہ قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے۔ انما اموالکم فتنۃ کہ تمہارے مال فتنہ کا موجب ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا والذین یکنزون الذھب والفضۃ الخ کہ ڈھیروں ڈھیر سونا چاندی جمع کرنے والوں کو بشارت دے دو کہ ان کے لئے عذاب الیم تیار ہے۔

بزعم خود ان مدلل قرآنی حقائق کو پیش کر کے ”ہر چہ خواہ ملک وملت“ اور پھر تمام قوم کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ میاں افتخار الدین صاحب صدر صوبہ مسلم لیگ نے جو مہم شروع کی ہوئی ہے۔ اس کے حق میں پورے زور سے آواز بلند کی جائے تاکہ مفید نتائج پیدا ہو سکیں۔ ہمیں بے حد افسوس اور حیرت ہے کہ روزنامہ امروز میں (جس کے عنوان پر تین مشہور فاضل مدیروں کے اسماء گرامی ثبت ہیں) ایسا بودا اور بے حقیقت مراسلہ کیونکر شائع ہو گیا؟ اس قسم کے دلائل سے محترم میاں افتخار الدین صاحب کی مہم میں کامیابی اور قوم کی مزعومہ بیداری اور مفید نتائج کی توقع انتہائی مضحکہ خیز امر ہے۔

مذکورہ قرآنی آیات کو حقیقت کی روشنی میں دیکھئے تو معلوم ہو گا کہ قرآن مجید میں مفروضہ مفہوم میں کہیں بھی دولت کو فتنہ قرار نہیں دیا گیا۔

البتہ مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ واللہ عندہٗ اجر عظیم۔ فاتقوا اللہ ما استطعتم واسمعوا واطیعوا وانفقوا خیراً لانفسکم ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون (سورۃ تغابن ع ۲) یعنی اے مومنو! تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے ایک آزمائش ہیں، اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے احکام کو سنو اور مانو اور خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہو گا۔ اور جو اپنے نفس کے بخل سے بچ جائے وہی کامیاب ہیں۔

اس آیت میں فتنہ کا لفظ قابل غور ہے۔ لغت میں فتن کے معنے ہیں سونے کا کھرا کھوٹ علیحدہ کرنے کے لئے آگ میں ڈالنا۔ پس فتنہ کے معنی ہیں وہ آزمائش جس کے ذریعہ کسی انسان کی حالت کا اظہار ہو یا ایسی درمیانی روک جس کے ذریعہ کسی انسان کی نیکی یا بدی کی حالت کا اظہار ہو جائے۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ دولت اور اولاد مومنوں کی نیکی یا بدی کے اظہار کے لئے بطور درمیانی واسطہ کے ہیں اور یہ واسطہ کھرے اور کھوٹے خالص اور ناخالص اور مخلص وغیر مخلص مومنوں کی تمیز کا ذریعہ ہے۔ پس دولت کے لئے فتنہ کا لفظ فساد اور خرابی کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا بلکہ دولت اور اولاد دونوں کے لئے یکساں اس لفظ کا اطلاق بمعنی ذریعہ امتحان و آزمائش ہوا ہے۔ جیسا کہ لغت اور آیت سیاق سباق اور اسلوب بیان سے ظاہر ہے۔

اللہ تعالےٰ کو اس جگہ اس حقیقت کا اظہار مقصود ہے کہ عیال و اطفال کی ناجائز محبت انسان سے بڑے بڑے پُر فسق عصیان امور کا ارتکاب کرا لیتی ہے اور شُحِّ نفس کا بڑا سبب بھی ازواج و اولاد کی حد اعتدال سے تجاوز کر جانے والی محبت ہی ہے۔

اموالکم واولادکم فتنۃ سے یہ مراد ہے کہ دولت و اولاد کے ذریعہ سے مومنوں کا کھرا کھوٹا پن پرکھا جاتا ہے اور معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ کون ازواج و اولاد کی محبت کے مقابلہ میں حب الٰہی کو قربان کر کے انفاق فی سبیل اللہ سے ہچکچاتا ہے اور کون؟ ؎

میں دنیا پہ دین کو مقدم کروں گا
اسی عہد پہ اپنے قائم رہوں گا

کا عملی نمونہ دکھاتا ہے۔

اس آیت کے آخری الفاظ واللہ عندہٗ اجر عظیم بھی اس مفہوم کے مؤید ہیں۔ اس سے پہلی آیت میں فرمایا گیا ہے۔ یاایھا الذین آمنوا ان من ازواجکم واولادکم عدواً لکم فاحذروھم کہ اے مومنو! تمہاری ازواج و اولاد میں سے تمہارے دشمن ہیں سو ان سے بچتے رہو۔ اب اگر ہمارے نامہ نگار مشفق مراسلہ نگار کا بیان کردہ مذکورہ آیت کا مفہوم درست تسلیم کر لیا جائے کہ دولت فتنہ ہے۔ تو اس آیت کا یہ مفہوم ہو گا کہ تمہاری ازواج و اولاد تمہارے دشمن ہیں۔ اس لئے نہ بیوی کرنا جائز ہے۔ اور نہ اولاد پیدا کرنا درست ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ فاحذروھم ان سے بچتے رہو علیٰ ہذا القیاس اسلام کے اور بہت سے احکام کو بھی آسانی سے منسوخ کیا جا سکتا ہے۔ ونعوذ باللہ من ذالک۔

اسلام اور دولتمندی

محترم مراسلہ نگار کے اس نظریہ کے متعلق کہ اسلام دولتمندی کو اچھا نہیں سمجھتا۔ شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی کی تصریح قابل غور ہے۔ لکھتے ہیں۔

”قرآن مجید نے مختلف موقعوں پر دولت ومال کی برائی بھی بیان کی ہے لیکن جب دونو قسم کے موقعوں کا موازنہ کیا جائے۔ تو صاف نظر آئے گا۔ کہ جس دولت و مال کی برائی بیان کی ہے وہ، وہ ہے کہ بے موقع اور بے جا صرف کی جائے اور اس کی برائی سے کس کو انکار ہو سکتا ہے؟

(الکلام صفحہ ۲۴۳)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر اور عظیم المرتبت صحابہ کرام کا نمونہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ دولت مند ہونا اسلام کی تعلیم کے خلاف نہیں چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ

”عرب میں کوئی ان سے بڑا دولت مند تاجر نہ تھا۔ چنانچہ اس غیر معمولی دولت و ثروت کے باعث ان کو غنی کا خطاب دیا گیا تھا“

(سیر الصحابہ پہلی جلد خلفائے راشدین صفحہ ۲۱۱)

حواری رسول صلے اللہ علیہ وسلم حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے ذکر میں مرقوم ہے۔ حضرت زبیر رضؓ کے تموّل کا صرف اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے تمام مال کا تخمینہ پانچ کروڑ دو لاکھ درہم یا دینار کیا گیا تھا“

(سیر الصحابہ مہاجرین حصہ اول صفحہ ۹۵)

بحوالہ بخاری کتاب الجہاد باب برکت الغازی فی مالہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بیان میں مذکور ہے۔

”حضرت طلحہ رضؓ کی روزانہ آمدنی کا اوسط ایک ہزار دینار تھا۔ ...... تجارت و زراعت نے ان کو غیر معمولی دولت و ثروت کا مالک بنا دیا تھا۔ چنانچہ لاکھوں دینار و درہم راہ خدا میں لٹا دینے کے بعد بھی اہل و عیال کے لئے ایک عظیم الشان دولت چھوڑ گئے۔ ایک دفعہ حضرت امیر معاویہ نے موسیٰ بن طلحہ رضؓ سے پوچھا کہ تمہارے والد نے کس قدر رقم چھوڑی؟ تو انہوں نے کہا بائیس لاکھ درہم دو لاکھ دینار۔ اس کے علاوہ نہایت کثیر مقدار میں سونا اور چاندی، یہ نقدی کی تفصیل تھی۔ جائداد غیر منقولہ اس کے علاوہ تھی۔ جس کی کل قیمت کا اندازہ تین کروڑ درہم تھا۔

(سیر الصحابہ مہاجرین جلد اول صفحہ ۱۱۸)

بحوالہ طبقات ابن سعد قسم اول جزو ثالث صفحہ ۱۵۸

اسی طرح حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ذکر میں مذکور ہے،

”حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضؓ کے کاروبار میں خدائے پاک نے غیر معمولی برکت دی تھی۔ وہ خود فرماتے ہیں۔ کہ میں پتھر بھی اٹھاتا تو اس کے نیچے سونا نکلتا تھا یہی وجہ تھی کہ اس قدر فیاضی اور انفاق فی سبیل اللہ کے باوجود وہ اپنے وارثوں کے لئے نہایت وافر دولت چھوڑ گئے۔ یہاں تک، کہ چاروں بیویوں نے جائداد متروکہ کے صرف آٹھویں حصہ سے اسی اسی ہزار دینار پائے۔ سونے کی اینٹیں اتنی اتنی بڑی تھیں کہ کلہاڑی سے کاٹ کاٹ کر تقسیم کی گئیں اور کاٹنے والوں کے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے۔ جائداد غیر منقولہ اور نقدی کے علاوہ ایک ہزار اونٹ سو گھوڑے اور تین ہزار بکریاں چھوڑیں۔

(سیر الصحابہ مہاجرین جلد اول صفحہ ۱۲۷ بحوالہ اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۳)

ان بزرگوں نے اسلام کی تعلیم کے مطابق محنت و کوشش سے دولت حاصل کی۔ لیکن وہ صرف دولت مند ہی نہ تھے۔ بلکہ وہ سب کے سب اقلیم سخاوت کے بادشاہ بھی تھے۔ فقراء و مساکین کے لئے ان کے دروازے کھلے رہتے تھے جو جسقدر زیادہ دولتمند تھا۔ اسی قدر اس کا دستِ کرم زیادہ کشادہ تھا۔ اور وہ فی اموالھم حق للسائل والمحروم ارشاد خداوندی کی عملی تفسیر تھے۔ یہ تو قرون اول کے بزرگوں کی مثالیں ہیں۔ ممکن ہے معاصر امروز کے نامہ نگار کی ان مثالوں سے تسلی نہ ہو اور وہ ان بزرگوں کے اسوہ کو ”عرب کے مخصوص حالات“ کا نتیجہ قرار دے دیں۔ اس لئے بعد کے زمانہ کے چند مشہور بزرگوں کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ تاکہ معلوم ہو کہ دولتمندی تقرب الی اللہ کے رستہ میں روک نہیں اور نہ اسلام نے اسے ممنوع قرار دیا ہے۔

حضرت امام رازیؒ کی مثال

ائمۂ سلف میں حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ (جو تفسیر اصول اور فقہ کے جلیل القدر امام تھے) کی شان تقدس و بزرگی اور علوِّ مرتبت کا جمہور کو اعتراف ہے۔ ان کے متعلق شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ ”حضرت امام صاحب اس قدر دولت مند تھے کہ سلطان شہاب الدین غوری فاتح ہندوستان نے ان سے ایک رقم کثیر قرض لی۔

جب قرضہ حسنہ ادا کیا تو اپنی طرف سے صلہ کے طور پر بہت بڑی رقم اس پر اضافہ کی۔ مالی حالت کے ساتھ علمی جاہ و جلال اس مرتبہ پر پہنچا۔ کہ سلاطین عہد خود اس کی خدمت میں فخریہ حاضر ہوتے تھے

(علم الکلام صفحہ ۶۸)

یہ اس بزرگ امام کا ذکر ہے۔ جس کے متعلق لکھا ہے کہ ”اس کے فضل و کمال کی یہ حالت تھی کہ ممالکِ اسلامی کے ہر گوشہ سے لوگ سینکڑوں ہزاروں کوس کا سفر کر کے آتے اور مختلف علوم و فنون کے مسائل ان سے حل کر کے چلے جاتے تھے اور جب ان کی سواری نکلتی تھی۔ تو قریباً تین سو علماء اور معتقدین رکاب کے ساتھ چلتے تھے

(علم الکلام صفحہ ۷)

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۶۰۶ھ ہجری میں ہوئی۔ گویا انکی دولتمندی کا زمانہ ظہور اسلام سے تقریباً ساڑھے پانچ سو سال بعد ہے۔ اس لئے ان کے تموّل کو عرب کے مخصوص وقتی حالات پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مثال اسی طرح پیران پیر حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی بہت بڑے متمول تاجر تھے۔ ان کے اپنے ذاتی تجارتی جہاز چلتے تھے۔ اور لاکھوں روپے کا کاروبار تھا۔ ان کے تمول اور دولتمندی کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے ذکر میں مرقوم ہے۔

"جناب غوث الاعظم نعلین (جوتیاں) قدمین شریفین اپنے کی اس قدر بیش قیمت پہنا کرتے تھے۔ کہ وہ نعلین یاقوت سرخ اور زمرد عنبر سے مرصع ہوا کرتی تھیں" (گلدستہ کرامات ص۱۱۱) اور لکھا ہے کہ ایک روز عمامہ کرامۃ شمامہ جناب غوثیہ کا ستر ہزار دینار کو خریدا گیا۔ (گلدستہ کرامات ص۱۱۲)

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مثال

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مذکور ہے۔ کہ وہ بڑی عظمت وشان اور جاہ وحشم والے تھے۔ ان کے جاہ وجلال نے امرا اور وزراء کو بھی دبا لیا تھا (الغزالی از مولانا شبلی نعمانی ص۱۶)

ان مثالوں سے بوضاحت ثابت ہے۔ کہ یہ خیال ہرگز درست اور حقیقت پر مبنی نہیں کہ اسلام نے دولتمندی کو (معروف معنوں میں) فتنہ قرار دیا ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام نے شخصی ملکیت اور فردی تونگری کو جائز رکھا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے جائز۔

تقسیم مال کے لئے اسلام کا نظام

بایں ہمہ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام نے جہاں شخصی ملکیت کو تسلیم کیا ہے۔ تاکہ انفرادی ترقیات اور تسابق کی روح قائم رہے۔ اور افراد ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی سعی کرتے ہوئے قومی سربلندی کا موجب بنیں۔ وہاں یہ تصریح بھی فرما دی ہے کہ بعض حقوق کمانے والے کے ... ... اور بعض عام بنی نوع انسان کے اور سرمایہ داروں کے سرمایہ میں غرباء کا حق تسلیم کر کے ایک معقول ٹیکس زکوٰۃ کی صورت میں غرباء کے لئے دولت کا حصہ نکالنا تمام سرمایہ داروں پر فرض قرار دیا ہے۔ ادائیگی زکوٰۃ میں اگر سرمایہ دار سستی دکھائیں تو اسلامی حکومت جبراً وصول کر سکتی ہے۔ اور یہ ٹیکس صرف آمد پر ہی نہیں بلکہ سرمایہ اور نفع ہر دو کو ملا کر اس پر لگایا جاتا ہے۔ اور اس طرح اڑھائی فی صدی بعض دفعہ نفع کا پچاس فی صدی بن جاتا ہے۔ اس صورت میں کوئی شخص سرمایہ کو بند نہیں کر سکتا کیونکہ اس طرح تو وہ سارا مال ہی کچھ عرصہ کے بعد ٹیکس کی ادائیگی میں ہی خرچ ہو جائے گا۔ پھر عام طور پر صدقات وخیرات کی بار بار تاکید فرمائی گئی ہے۔ اور اس کی یہاں تک تاکید ہے۔ کہ ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ روزانہ کچھ نہ کچھ صدقہ وخیرات کرے۔ ایک صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ وہ کیا کرے؟ فرمایا وہ محنت کر کے کمائے پھر اس میں سے صدقہ وخیرات دے۔

اس کے علاوہ مساکین کو کھانا کھلانے اور کپڑے مہیا کرنے اور یتامیٰ کی اپنی اولاد کے مانند پرورش کرنے کی بھی تاکیدی وصیت فرمائی۔

قومی ضروریات اور جہاد فی سبیل اللہ کے مواقع پر ایک دوسرے سے بڑھ کر مالی قربانیاں کرنے کی تاکید فرمائی۔ پھر ورثہ کو تمام اقربا میں تقسیم کر دینے کا تفصیلی قانون پیش فرمایا۔ جس کے نتیجہ میں سرمایہ داری زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ اس قانون کی موجودگی میں بڑی سے بڑی جائداد اور بڑی سے بڑی دولت بھی تین چار نسلوں سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔

پھر سود لینے دینے سے سختی سے روکا۔ اور قرضہ حسنہ دینے کی تاکید فرمائی۔ قرضہ حسنہ کے متعلق یہاں تک فرمایا گیا۔ کہ قرضہ دینے والے کو اتنی رقم خیرات کرنے کا ثواب ملے گا۔ رقم کی واپسی کے باوجود صدقہ وخیرات کے ثواب ملنے کی امید مومنوں کے نزدیک بہت بڑے فائدے کی چیز ہے۔

ان احکامات سے سرتابی کر کے روپیہ جمع رکھنے والے کے لئے وہ وعید ہے۔ جو معاصر امروز کے نامہ نگار نے بھی پیش کی ہے۔ کہ والذین یکنزون الذھب والفضۃ الخ یعنی ڈھیروں ڈھیر سونا چاندی جمع کرنے والوں کو بشارت دے دو۔ کہ ان کے لئے عذاب الیم تیار ہے۔ (توبہ ع ۱۱)

افسوس کہ نامہ نگار روزنامہ امروز نے جس طرح پہلی آیت سے اموالکم کا اگلا لفظ واولادکم حذف کر کے آیت کے حقیقی موضوع پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی۔ اسی طرح اس آیت میں ارشاد خداوندی ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ کو حذف کر کے قرآن الٰہی کو اشتراکیت کے سانچہ میں ڈھالنے کی نامسعود سعی فرمائی۔

آیت مذکورہ کا ماحصل یہ ہے وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اس کو خرچ نہیں کرتے۔ ان کے لئے وعید عذاب الیم ہے۔ پس اس آیت میں دولت کمانے کی ممانعت نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کے ارتکاب کرنے والوں کے لئے انذار ہے

ان قیود اور پابندیوں کے ساتھ اسلام نے شخصی ملکیت کو تسلیم کیا ہے۔ اور شخصی ملکیت تسلیم کرتے ہوئے اس امر کو خاص طور سے ملحوظ رکھا گیا ہے کہ ملکیت اور قبضہ ایسا نہ ہو۔ کہ جو دوسرے انسانوں کی ترقی میں روک کا موجب بن جائے۔ اور ترقی کے وہ دروازے کھلے رکھے ہیں۔ جن سے ہر کہ پیچھے رہ جانے والے بھی آگے آ سکتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ اسلام بے ضابطہ اور بے قید شخصی ملکیت کی اجازت نہیں دیتا۔ اور نہ ہی غیر محدود جماعتی تصرف کو جائز قرار دیتا ہے۔ وہ دونوں کو خاص قیود اور پُر حکمت ضابطوں میں پابند کر کے شخصی اور جماعتی کشمکشوں کو اپنے اپنے دائرہ میں اپنی قابلیتوں کے اظہار کا موقعہ دیتا ہے اور افراط و تفریط سے بچا کر وسطی راہ پر گامزن کرتا ہے۔ و خیر الامور اوسطہا:-

قادیان کے درویش اور اُن کے لیل و نہار

اجلاس عام بزم درویشاں

بزم درویشاں کا عمومی اجلاس مسجد اقصیٰ میں مورخہ یکم ماہ شہادت ۱۳۲۷ھ مطابق یکم اپریل کو زیر صدارت مکرم صاحبزادہ مولوی عبد الوہاب صاحب عمر ناظر تعلیم و تربیت منعقد ہوا۔ اجلاس کی باقاعدہ کارروائی شروع ہونے سے پہلے صدر بزم مکرم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی نے بیان فرمایا۔ کہ بزم کے اجلاسات اپنے ابتدائی مراحل میں صرف ارکین بزم میں ہوتے رہے ہیں۔ کیونکہ ارکین کو ابتدا میں تقریروں کی اتنی مشق نہ تھی۔ کہ وہ ... سکتے۔ اب ابتدائی مشق کے بعد یہ مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ مہینہ میں دو اجلاس ایسے بھی کئے جائیں جن میں علاوہ ارکین کے ... دوست بھی شامل ہوں۔ چنانچہ یہ اجلاس اسی غرض کے لئے مسجد اقصیٰ میں کیا گیا ہے:-

جلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم معہ ترجمہ و مختصر تفسیر ... ہوئی۔ جو ملک بشیر احمد صاحب ناصر آف ... نے کی۔ تفسیر پر سوالات بھی کئے گئے۔ جن کے جوابات ملک بشیر احمد صاحب اور صدر بزم نے دیئے اس کے بعد یونس احمد صاحب اسلم نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تازہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس سے دوست بہت محظوظ ہوئے۔

از اں بعد خاکسار معتمد بزم کی طرف سے گذشتہ اجلاس کی کارروائی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ رپورٹ کے بعد چوہدری محمد اشرف صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "منہاج الطالبین" کے پہلے بیس صفحات کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیا۔ خلاصہ انہوں نے اچھی طرح تیار کیا ہوا تھا۔ اور نہایت روانی کے ساتھ پر جوش الفاظ میں اس کو ادا کیا۔ جس میں بیان کیا۔ کہ کس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زندگی کا لمحہ لمحہ مہمات دینیہ کے سر کرنے میں گذرتا ہے۔ اور حضور کا اوڑھنا اور بچھونا دین ہی دین ہے۔ چوہدری محمد اشرف صاحب کے بعد مولوی عبد القادر صاحب دہلوی نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" پر تقریر فرمائی۔ اور فقد لبثت منکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعویٰ سے قبل زندگی پر بسط کے ساتھ روشنی ڈالتے ہوئے حضور علیہ السلام کی صداقت بیان کی۔ پھر جھوٹے مدعیان نبوت کے خائب و خاسر رہنے کے متعلق خدائی قانون کا ذکر کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ترقی و کامیابی کو بیان کیا۔ نیز حضور علیہ السلام کی تائید میں جو سورج اور چاند کو گرہن لگا اور دوسرے آسمانی نشانات ظاہر ہوئے اُن کا بھی ذکر کیا۔

آپ کی تقریر عمدہ تھی۔ اور سامعین نے نہایت توجہ سے سُنی اور آخر میں محمود احمد صاحب عارف نے مبلغین کے حالات حاضرہ سے آگاہ ہونے کی اہمیت بیان کرنے کے بعد ہفتہ گذشتہ کی چیدہ چیدہ خبروں پر دلچسپ تبصرہ کیا جس سے احباب کی معلومات میں کافی اضافہ ہوا۔

بعد میں مکرم صاحبزادہ مولوی عبد الوہاب صاحب عمر نے دو نظمیں سنائیں اور احباب کو وقت کی پابندی اختیار کرنے اور اپنی نفسانی خواہشات کو مارنے کے متعلق ضروری نصائح فرمائیں۔ آخر میں صدر بزم نے صاحب صدر و حاضرین اور منتظمین جلسہ بالخصوص یونس احمد صاحب اسلم معاون معتمد کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ (خاکسار سعید احمد چوہدری بی۔ اے (آنرز) معتمد "بزم درویشاں" قادیان دار الامان)

اعلان برائے جماعت احمدیہ فیروز پور چھاؤنی

فیروز پور چھاؤنی سے نکلتے وقت کچھ رقم چندہ پنجاب نیشنل بنک میں رکھی تھی۔ جو میں نے اب ... لاہور برانچ میں منتقل کروا کر حاصل کر لی ہے۔ اور دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ لاہور میں "بلا تفصیل" جمع کروادی ہے۔ یہ رقم میری یادداشت کے مطابق ... اگست ۱۹۴۷ء سے ۱۳ اگست ۱۹۴۷ء تک وصول کی گئی ہے ... میرے پاس چونکہ اس وقت کوئی بھی ریکارڈ نہیں۔ لہذا ایسے تمام احباب کی خدمت میں گزارش ہے جنہوں نے اس عرصہ میں مجھے کوئی چندہ دیا ہو۔ التماس ہے کہ براہ مہربانی پتہ ذیل پر تفصیل چندہ مع رقم کے تحریر فرمائیں۔ تاکہ دفتر محاسب کو جلد تفصیل دی جاسکے۔ خاکسار خورشید یوسف خان ملٹری اکاؤنٹس ڈپارٹمنٹ مکان نمبر ۲ شام نگر ... لاہور

اطلاع حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ہمارے بزرگ اور قابل قدر علماء میں سے ہیں اب وہ ضعیف ہو چکے ہیں مگر پھر بھی آپ نیز خدمات سلسلہ کی بجا لاتے رہتے ہیں۔ اس وقت وہ چک ۹۹ شمالی ڈاکخانہ ضلع سرگودھا میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ان کے احباب کو اُن کا علم ہو جائے۔ جو دوست اُن سے خط و کتابت کرنا چاہیں۔ اس پتہ سے کریں:-

منظور شدہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعت ہائے کے عہدیداران کی منظوری ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک کے لئے دی جاتی ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔ اور جن جماعتوں میں ابھی تک سہ سالہ انتخاب نہیں ہوا۔ وہ سابقہ منظور شدہ کو کالعدم سمجھیں اور فوری طور پر نیا انتخاب کر کے دفتر ہذا کو اطلاع دیں نیز جن مقامات پر مہاجرین کی آمد سے نئی جماعتیں معرض وجود میں آئی ہیں۔ یا انتخاب میں تبدیلی کی ضرورت پیش آئی ہے۔ تو وہ بھی جلد مناسب کارروائی کر کے نظارت ہذا کو بھیجیں۔ (ناظر اعلیٰ)

سیریل نمبر	جماعت	عہدہ	عہدیدار
۸۴	بینڈی جھگو (سیالکوٹ)	پریذیڈنٹ	چوہدری غلام حیدر صاحب
		سیکرٹری مال	عبد الحق صاحب
۸۵	کلاس والہ (سیالکوٹ)	پریذیڈنٹ	مستری غلام قادر صاحب
		نائب	منشی خادم علی صاحب
		سیکرٹری تبلیغ	میاں عبد الحق صاحب ٹھیکیدار
		” تعلیم و تربیت	حکیم محمد صدیق صاحب
		” مال	چوہدری صدر الدین صاحب
		” امور عامہ	محمد صادق صاحب
۸۶	ناصر آباد (سندھ)	پریذیڈنٹ	چوہدری عبد العزیز صاحب
		جنرل سیکرٹری	ملک عبد الرحمن صاحب
		سیکرٹری تبلیغ	مولوی فضل الہی صاحب
		” تعلیم و تربیت	ماسٹر خورشید احمد صاحب
		” مال	ملک عبد الرحمن صاحب
		” امور عامہ	بشیر احمد صاحب
۸۷	رسول نگر (گوجرانوالہ)	پریذیڈنٹ	مولوی حاجی محمد فاضل صاحب
		سیکرٹری مال	ڈاکٹر محمد بخش صاحب
۸۸	قاضی کوٹ (گوجرانوالہ)	پریذیڈنٹ	قاضی محمد عالم صاحب
		سیکرٹری مال	”
۸۹	پیرکوٹ (گوجرانوالہ)	پریذیڈنٹ	چوہدری سردار خان صاحب
		سیکرٹری مال	”
۹۰	چکوال (جہلم)	سیکرٹری تبلیغ	خواجہ نذیر احمد صاحب
		” تعلیم و تربیت	” محمد شفیع صاحب وکیل
		” امور عامہ	چوہدری گل گلستان صاحب

انجمن مہاجرین حلقہ باولیانی تحصیل جڑانوالہ

مورخہ ۲۸ کو مہاجرین حلقہ باولیانی تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوئے۔

۱۔ یہ اجلاس حکومت مغربی پنجاب سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ تحصیلدار صاحب جڑانوالہ جن کو ان کی بد اعتدالیوں کی وجہ سے تبدیلی کے حکم صادر ہوئے تھے۔ لیکن مقامی با اثر لوگوں کی کوششوں سے منسوخ کر دیئے گئے تھے۔ فوراً تبدیل کیا جائے۔ اور ان کے متعلق تحقیقات کی جائے۔ کیونکہ وہ آبادکاری کے کام میں ناکام رہے ہیں اور مہاجرین کو ان کے خلاف بہت سخت شکایات ہیں۔

(۲) چوہدری دین محمد پیشکار تحصیلدار صاحب جڑانوالہ سابقہ پٹواری حلقہ چک ۹۴ گ۔ ب تحصیل جڑانوالہ نے اپنے پٹوار کے ایام میں آبادکاری کے کام میں سخت لاپرواہی سے کام لیا ہے۔ اور تقسیم کے رجسٹر میں غلط اور بے بنیاد اندراج کئے ہیں ان کے خلاف تحقیقات کی جائے۔

(۳) بعض مقامی اصحاب ناجائز طور پر زمین مکان۔ دوکانوں اور سکھوں ہندوؤں کے دیگر مال و اسباب پر قابض ہو گئے ہیں۔ ان کے خلاف تحقیقات کی جائے۔ اور اس تحقیقات کے لئے مہاجرین میں سے نمائندہ لیا جائے۔

۴۔ تحصیل کمیٹی میں مہاجرین کے نمائندے لئے جاویں

(۵) مزارعوں کو جو زمین دی جا رہی ہے۔ اور اس پر سے جو مہاجرین بیدخل کئے جا رہے ہیں ان کو آباد کرنے کا فوری انتظام کیا جائے۔ اور مناسب یہ ہوگا۔ کہ مزارعان کو خالی اراضی تقسیم کی جائے۔ (سکرٹری تحفظ حقوق انجمن مہاجرین)

خاکروب کی فوری ضرورت

احمد نگر میں جامعہ و مدرسہ احمدیہ اور دوسرے احباب کے مکانوں کی صفائی کے لئے ایک خاکروب کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ چالیس روپے تک مع کھانا و مکان دی جائے گی۔ احباب جماعت کوشش کر کے جلد ایک خاکروب کا انتظام فرمائیں۔ (خاکسار ابو العطاء جالندھری۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ)

مشرقی پنجاب سے آنے والے قیدیوں کیلئے دس لاکھ روپیہ مختص کردینے کا مطالبہ

رہائی کے وقت ضمانت طلبی کی قید اڑا دی جائے (صادق حسن)

لاہور ـــــ اپنے رپورٹر سے ـــــ ۱۴ اپریل

مشرقی پنجاب کی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے مقتدر رکن شیخ صادق حسن نے نمائندہ الفضل کو مشرقی پنجاب سے آنے والے قیدیوں کے بارے میں انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا۔ کنگال اور قلاش قیدیوں سے (جو دو سے آٹھ آٹھ ماہ سے محض اس لئے قید و بند کی مصیبتیں جھیلتے رہے کہ وہ مسلمان تھے) جیل سے رہائی کے وقت ضمانتیں طلب کرنا مستحسن نہیں۔ یہ مفلوک الحال اس کس مپرسی کے عالم میں قانون کی تمام شقوں کو کیونکر پورا کرسکتے ہیں۔

شیخ صاحب نے اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ امرتسر کے قیدیوں میں سے متعدد ایسے بھی ہیں جو ۱۵ اگست سے بدون کسی ارتکاب جرم کے دھر لئے گئے۔ انہیں نہ یہ معلوم ہے کہ ان کے کون کون سے عزیز زندہ ہیں۔ اور نہ یہ معلوم ہے کہ جو بچے ہیں وہ کہاں ہیں۔ میں حکومت سے استدعا کرونگا کہ وہ فوراً ان بے بس قیدیوں کی فوری ضروریات کو پورا کرنے اور انہیں بسانے کے لئے دس لاکھ کی رقم علیحدہ مختص کرے۔

آپ نے اپنے بیان کے آخر میں سارے اسلامیان مغربی پنجاب سے اپیل کی۔ کہ وہ کپڑوں۔ برتنوں اور دیگر اشیاء سے ان قیدیوں کی امداد کریں۔ آپ نے کہا۔ امرتسر سٹی مسلم لیگ ان کیلئے ہر ممکن جدوجہد کر رہی ہے۔

صیہونی کونسل کیطرف سے یہودی حکومت کا قیام

یروشلم ۱۳ اپریل۔ صیہونی کونسل کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ فلسطین میں یہود کی عارضی حکومت کے قیام کے سلسلے میں ایک حکومتی کونسل کی تشکیل کی گئی ہے یہ کونسل ۳۰ ممبران پر مشتمل ہے۔ نیز بتایا گیا ہے کہ جو عرب ڈیلیگیٹ اس حکومت کو تسلیم کرینگے۔ انہیں بھی کونسل میں شامل کر لیا جائے گا۔

پاکستان کی پہلی مردم شماری

کراچی ۱۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں پہلی مردم شماری ۱۹۵۱ء میں کی جائے گی۔ اور ایک برطانوی ماہر مردم شماری کے انتظامات کی نگرانی کریں گے۔

بلا ٹکٹ سفر کرنے کے جرم میں ڈاکٹر جوڈ پر جرمانہ

لنڈن ۱۳ اپریل۔ برطانیہ کے مشہور مصنف اور فلاسفر ڈاکٹر سائیرل ایم جوڈ پر بلا ٹکٹ سفر کرنے کے جرم میں دو پونڈ جرمانہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ انہیں حکم ملا ہے کہ وہ ۲۱ پونڈ ۵ شلنگ خرچ اور ہرجانہ کے طور پر داخل کریں۔ ڈاکٹر جوڈ لنڈن سے سالسبری جا رہے تھے۔ ریلوے ٹکٹ کی اصل قیمت ۱۷ شلنگ ایک پنس تھی۔

ہندی مسلمانوں کی وفاداری کا عملی ثبوت؟

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ جلیانوالہ باغ کے سانحہ عظیم کی یاد منانے کے لئے یہاں ایک پبلک جلسہ کا انتظام کیا گیا جلسہ کے صدر مسٹر اچاریہ کرپلانی نے جو کانگریس کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔ تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو حکومت سے وفاداری کا عملی ثبوت پیش کرنا چاہیئے۔ اور وہ اس طرح کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں حیدرآباد جائیں اور اپنے ہم مذہبوں کو تشدد آمیز کارروائیوں سے روکیں ورنہ ہندوستان کے ساتھ ان کی وفاداری بے معنی ٹھہرے گی۔ اس میں شک نہیں کہ مسلمان ہندوستان سے وفاداری کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس وفاداری سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ جو صرف الفاظ تک ہی محدود ہو۔

لاہور اور دہلی کے درمیان ریل گاڑیوں کا اجراء

کراچی ۱۳ اپریل۔ حکومت پاکستان کی وزارت مواصلات کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان کے محکمہ ریلوے بورڈ اور پاکستان کے ریلوے حکام کے درمیان نئی دہلی میں جو گفت و شنید اپریل کے پہلے ہفتہ میں ہوئی تھی۔ اس میں انٹرڈومینین آمد و رفت کے متعلق بعض اہم فیصلے کئے گئے۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ ۲۰ اپریل ۱۹۴۸ء سے لاہور اور دہلی کے درمیان ریلوے ٹرینیں جاری کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ بھٹنڈہ اور سماسٹہ کے درمیان بھی ایک ٹرین چلے گی جس کی تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائیگا۔

کراچی ۱۴ اپریل۔ مسٹر محمد خورشید حسن بار ایٹ لاء کو جسٹس مارٹن کی جگہ لاہور ہائی کورٹ کا عارضی جج مقرر کیا گیا ہے۔

راشننگ کے قواعد توڑنے والوں کو سزائیں

لاہور ۱۴ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مشین محلہ جہلم کے ایک شخص مسمی محمد عثمان نے اپنی شادی کیواسطے چینی حاصل کرنے کے لئے درخواست دی حالانکہ وہ غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے پہلے ہی بیوی بچوں کے نام پر چینی حاصل کر رہا تھا۔ محکمہ راشننگ نے بعد تحقیقات اسے پولیس کے حوالہ کر دیا۔ عدالت کی طرف سے اسے ۲۵ روپے جرمانہ کی سزا دی گئی۔

اسی طرح ایک سابق ڈپو ہولڈر کے مکان کی تلاشی لی گئی۔ تو دو بوری آٹا برآمد ہونے کی وجہ سے اسپر پچاس روپے جرمانہ کیا گیا۔ نیز ایک حلوائی اور ایک ڈپو ہولڈر کے قبضہ سے چینی کا ناجائز سٹاک برآمد ہونے پر ان ہردو کا معاملہ پولیس کے حوالے کیا گیا۔ اور عنقریب معاملہ عدالت میں پیش ہو جائیگا۔

جنرل اسمبلی میں عرب لیگ کا نمائندہ

قاہرہ ۱۳ اپریل۔ نیویارک میں مسئلہ فلسطین پر غور و بحث کرنے کے لئے اتحادی جنرل اسمبلی کا جو خاص اجلاس منعقد ہونے والا ہے اس میں عرب نقطۂ خیال کی نمائندگی کیلئے غازی عبدالرحمٰن عزام پاشا سکرٹری جنرل عرب لیگ کو بھیجنے کا ارادہ کیا جا رہا ہے۔ کل عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ پانچ گھنٹے تک بحث ہوتی رہی۔ کوئی معین فیصلہ نہیں ہو سکا۔ دو امور زیر بحث تھے۔ (۱) فلسطین کے لئے اتحادی نگرانی کی امریکی سکیم۔ (۲) عارضی صلح کے لئے برطانوی ہائی کمشنر کی اپیل۔

لدھیانہ جیل کے مسلمان قیدیوں کی آمد

لاہور ۱۴ اپریل۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ۴۵۰ مسلم قیدیوں کا ایک گروہ لدھیانہ ڈسٹرکٹ جیل سے ۱۲ اپریل کو لاہور پہنچا۔ ان سب کو لاہور سنٹرل جیل میں رکھا گیا ہے۔

صدر سلامتی کونسل کا بیان

لیک سیکسس ۱۳ اپریل۔ ایکسپریس نیوز سروس کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ سیکورٹی کونسل کے صدر ڈاکٹر لوپ نے ایک بیان میں بتایا کہ کشمیر کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کے ڈیلیگیٹوں کے ساتھ ان کی جو گفت و شنید ہوئی تھی وہ نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکی۔ کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کے وفد نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ وہ کسی صورت میں کشمیر میں رائے شماری کے وقت شیخ عبداللہ کی گورنمنٹ کو برداشت نہیں کرینگے۔ اس کے علاوہ ہندوستانی فوج کی موجودگی بھی ان کے نزدیک قابل قبول نہیں۔ اس کے برعکس ہندوستانی ڈیلیگیٹ صرف اس بات پر رضامند تھا کہ شیخ عبداللہ کی وزارت میں توسیع کی جائے۔ اس میں مسلم کانفرنس کے نمائندے بھی لئے جائیں۔ ریفرنڈم کے دوران میں یہ حکومت آزادانہ کام کرے۔ یہ تجویز پاکستان کے ڈیلیگیٹ نے اپنی حکومت کو ارسال کر دی ہے اور ابھی ہدایات کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

وزیر اعظم سے ملاقات کے اوقات

لاہور ۱۳ اپریل۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ مغربی پنجاب کے وزیر اعظم نے ملاقاتیوں کی آسانی کے پیش نظر ملاقات کے لئے خاص دن اور اوقات مقرر کر دئے ہیں۔ بشرطیکہ ان اوقات میں غیر متوقع طور پر کوئی اور مصروفیت درپیش نہ ہو۔ وزیر اعظم کے پرسنل اسسٹنٹ ملاقات کا انتظام کریں گے۔ ہر پیر۔ منگل اور جمعرات کو $2\frac{1}{2}$ بجے بعد دوپہر سے ساڑھے چار بجے بعد دوپہر تک عام لوگ ملاقات کر سکیں گے۔ اسمبلی کے ممبروں اور ڈسٹرکٹ اور سٹی مسلم لیگوں کے صدر اور سکرٹری صاحبان منگل اور جمعرات بوارہ بجے دوپہر سے ایک بجے بعد دوپہر تک ملاقات کر سکتے ہیں۔

پولٹیکل کانفرنس میں ماسٹر تارا سنگھ کی تقریر

امرتسر ۱۳ اپریل۔ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ کھوجکی ضلع امرتسر کی اکالی پولٹیکل کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے ماسٹر تارا سنگھ نے بتایا کہ جنگ کا چھڑنا ایک یقینی امر ہے۔ انہوں نے کمیونسٹ اور دوسری فتنہ کا لم جماعتوں کے خلاف حکومتی اقدامات کو سراہا۔ لیکن راشٹریہ سیوک سنگھ کو خلاف قانون قرار دینے پر خفگی کا اظہار کیا۔ انڈین پارلیمنٹ کے اس ریزولیوشن کو کہ کوئی فرقہ وارجماعت برداشت نہیں کیجا سکیگی۔ ماسٹر جی نے اس بات پر محمول کیا کہ گویا اس میں ... دل کی موجودہ پوزیشن کو صدمہ پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس بات پر بہت زور دیا کہ دل تمام حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے برابر مصروف عمل رہیگا۔ نیز اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بعض ہندوؤں نے کہا ہے کہ وہ سکھوں کے ماتحت نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ ایسے لوگوں سے آپ نے سوال کیا۔ تو پھر سکھ کیوں ہندوؤں کے زیر اقتدار رہنے کو گوارہ کر سکتے ہیں۔ مشرقی اور مغربی پنجاب کی درمیانی حدود کو آپ نے غیر قدرتی قرار دیا۔ اور سکھ ریاستوں کو ایک یونین بنانے کا مشورہ دیا۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے صدر جتھیدار موہن سنگھ نے ایک پرجوش تقریر کے دوران میں ماسٹر تارا سنگھ کے خیالات کی تردید کی اور بتایا کہ جنگ وغیرہ کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔

زیرہ اور موگا میں مفسدوں کی گرفتاریاں

فیروزپور ـــــ اپنے رپورٹر سے ـــــ ۱۴ اپریل

راشٹریہ سیوک سنگھ کے ممبروں کے خلاف مشرقی پنجاب کی حکومت نے جو منظم جدوجہد کر رکھی ہے۔ اس سلسلے میں اب ضلع فیروزپور کی گمنام تحصیلوں زیرہ اور موگا میں بھی گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اور پولیس سیوک سنگھ کے علاوہ کسان کمیٹیوں کے ارکان اور کمیونسٹ ورکرز کو بھی حراست میں لے رہی ہے۔

ایک اطلاع کے مطابق چوہڑ چک۔ واؤدھر۔ کوکری کلاں۔ گھولیہ خورد۔ گھولیہ کلاں۔ پتوہیرا سنگ چندنواں۔ ماہلہ کلاں۔ بمبئیہ بھائی اور منصوروال میں کسان کمیٹیوں کے رکن بھی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

ان گرفتار کئے جانے والوں میں کامریڈ بچن سنگھ کامریڈ رامجی داس۔ سردار رتن سنگھ اور ڈاکٹر رام پرکاش کے نام قابل ذکر ہیں۔ اس امر کا ذکر کرنا نامناسب نہ ہوگا کہ ۱۵ اگست کے بعد مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کا جو قتل عام ہوا۔ ان میں متذکرہ بالا اشخاص پیش پیش تھے۔

یہ تمام گرفتاریاں پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۲۴ کے ماتحت کی جا رہی ہیں۔ متعدد کمیونسٹ ورکرز روپوش ہو گئے ہیں۔

لاہور ۱۴ اپریل۔ مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد کے روزگار کے دفاتر نے اب تک ۱۲۰۷۷ افراد